Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com

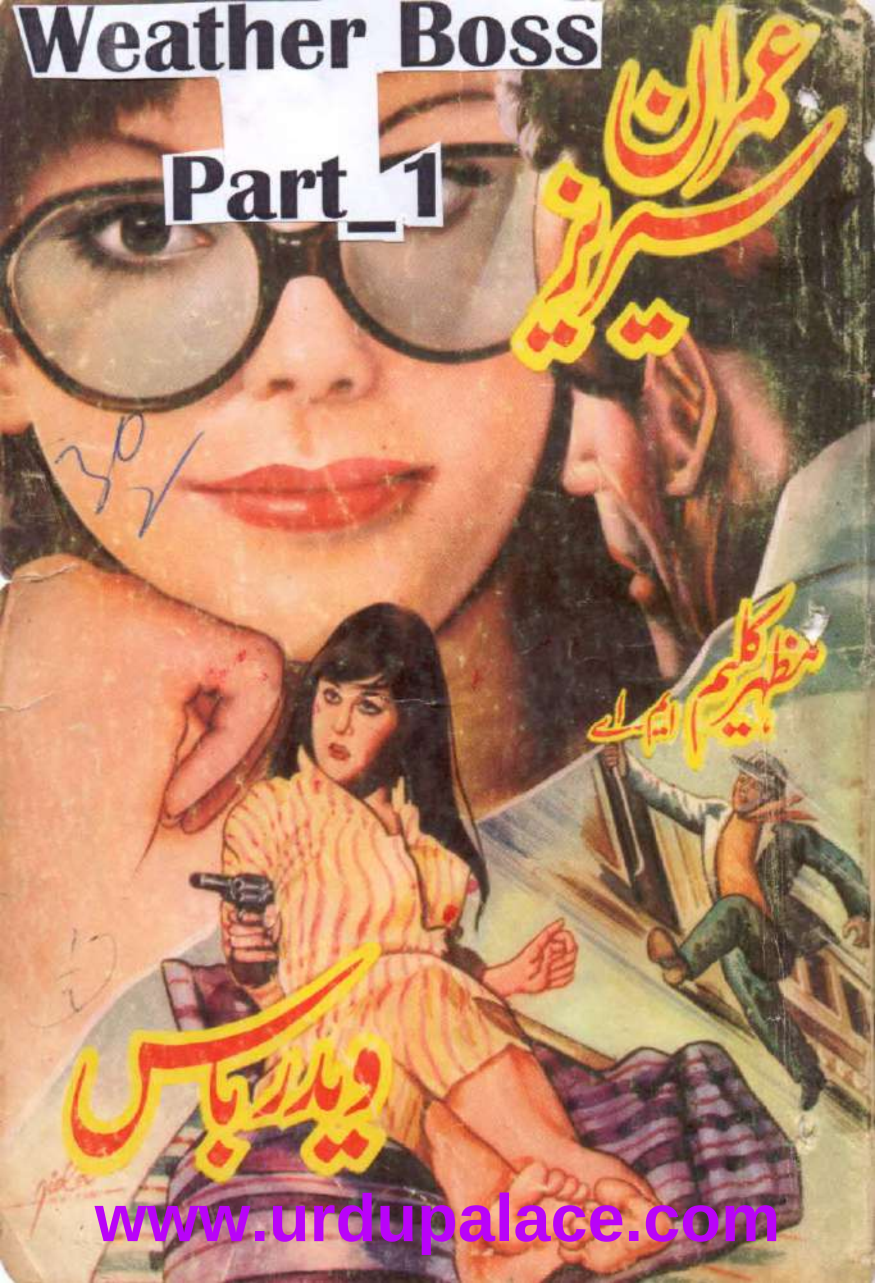
Weather Boss
Part_1
عمران سیریز
مظہر کلیم ایم اے
ویدر باس
www.urdupalace.com

Weather Boss

Part_1

دارالحکومت آج کل شدید گرمی کی زد میں تھا۔ درجۂ حرارت روزانہ اس حد تک بڑھ جاتا تھا کہ لوگ الامان الامان پکار اٹھتے تھے۔ دوپہر کے وقت تو ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سورج سوا نیزے پر آ گیا ہو۔ گرمی اس حد تک بڑھ گئی کہ عمران کی کھوپڑی بھی پلپلا اٹھی۔ چنانچہ اس نے کسی ایئر کنڈیشن سینما میں بیٹھ کر فلم دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ بیٹھنے کو تو وہ کسی ایئر کنڈیشن ہوٹل میں بھی بیٹھ سکتا تھا مگر اچانک اس کے ذہن میں فلم کا خیال آ گیا۔ اور پھر یہ خیال پتھر پہ لکیر کی طرح اس کے ذہن میں جم کر رہ گیا۔

مدت سے اس نے کوئی فلم نہیں دیکھی تھی۔ اُسے اتنی فرصت ہی نہیں ملتی تھی کہ فلم کا خیال ذہن میں آتا۔ آج کل سیکرٹ سروس قطعی فارغ تھی۔ شاید شدید گرمی نے مجرموں کو بھی کونے کھدروں میں چھپنے پر مجبور کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے فلم دیکھنے کا موڈ بنا لیا۔ اور پھر اس نے گیراج سے سرخ رنگ کی سپورٹس کار نکالی اور سیدھا لیرک سینما کی طرف چل دیا۔ لیرک سینما کے کمپاؤنڈ میں اس نے کار پارک کی اور اتر کر سینما کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ گیلری میں داخل ہوتے ہی اس کے لبوں سے بے اختیار سیٹی سی نکل گئی۔

گیلری میں رکھا ہوا ہاؤس فل کا بڑا سا بورڈ اس کا منہ چڑا رہا تھا۔ شاید اس

www.urdupalace.com

کی طرح دوسرے لوگوں نے بھی گرمی سے بچنے کے لئے سینما میں پناہ لے لی تھی مگر چونکہ وہ فلم دیکھنے کا موڈ بنا کر آیا تھا۔ اس لئے ظاہر ہے کہ وہ واپس کیسے چلا جاتا ہاؤس فل کا بورڈ پڑھتے ہی وہ سیدھا منیجر کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ منیجر کے کمرے کا دروازہ کھول کر جیسے ہی وہ اندر داخل ہوا۔ ٹھٹھک کر رک گیا کیونکہ منیجر کا کمرہ مچھلی بازار بنا ہوا تھا۔ بے شمار لوگ گنجے سر والے منیجر کو گھیرے کھڑے تھے۔ اور ٹکٹیں حاصل کرنے کے لئے اس پر دباؤ ڈال رہے تھے۔ منیجر بے چارہ بری طرح بوکھلایا ہوا تھا۔ وہ لوگوں کو ہاتھ جوڑ جوڑ کر کہہ رہا تھا کہ سینما کی تمام سیٹیں بک ہو چکی ہیں۔ ایک بھی سیٹ خالی نہیں ہے۔ مگر لوگوں کا اصرار جاری تھا۔ آخر تنگ آ کر منیجر نے ان سب کو بری طرح جھاڑ دیا اور چپڑاسیوں کو بلا کر ان سب کو باہر نکالنے کا حکم دے دیا۔ دو چپڑاسی دھکے مار مار کر لوگوں کو باہر نکالنے لگے۔ عمران دروازے کے قریب کھڑا بڑی دلچسپی سے یہ سب کھیل دیکھ رہا تھا۔ جب سب لوگ باہر چلے گئے تو وہ دونوں چپڑاسی اس کی طرف بڑھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے وہ بے حد جھنجھلائے ہوئے ہوں اور اگر عمران نے باہر نکلنے میں ذرا بھی پس و پیش کی تو وہ اسے اٹھا کر باہر پھینک دیں گے۔

"چلیں صاحب آپ بھی باہر چلیں" ـــــ ایک چپڑاسی نے کرخت لہجے میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

عمران نے ایک نظر منیجر پر ڈالی جو اپنے دونوں ہاتھوں میں سر کو تھامے ہوئے کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اور پھر ان سے مخاطب ہو کر کہا۔

مجھے باہر جانے میں کوئی اعتراض نہیں مگر ایک بار پھر اپنے منیجر سے پوچھ لو ایسا نہ ہو کہ تم سب کو سینما تو ایک طرف رہا شہر سے باہر نکلنا پڑے۔

عمران کے لہجے میں ہلکی سی کرختگی تھی۔ اس کی اس بات پر دونوں چپڑاسی منیجر کی طرف استفہامیہ نظروں سے دیکھنے لگے۔ منیجر نے چونک کر عمران کی طرف دیکھا اور

www.urdupalace.com

پھر اس کے چہرے سے ایسا محسوس ہوا جیسے وہ عمران کو پہچاننے کی کوشش کر رہا ہو مگر دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں اجنبیت کی پرچھائیاں امڈ آئیں۔

"اگر آپ ٹکٹ لینا چاہتے ہیں تو میں معذرت خواہ ہوں اور کوئی حکم ہو تو فرمائیے"۔ منیجر نے بے حد نرم لہجے میں کہا۔ وہ شاید عمران کی شخصیت سے متاثر ہو گیا کیونکہ عمران اس وقت سلیقے کے لباس میں ملبوس تھا۔

"میں ٹکٹ لینا نہیں چاہتا"۔ ــــ عمران نے جواب دیا۔

"اوہ پھر تشریف رکھیے۔ فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"ــــ منیجر نے اپنی کرسی سے اٹھتے ہوئے کاروباری اخلاق برتتے ہوئے کہا۔ اور عمران بڑے وقار سے قدم بڑھاتا ہوا سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا۔ منیجر نے چپڑاسیوں کو باہر جانے کا اشارہ کیا اور دونوں چپڑاسی خاموشی سے باہر نکل گئے۔

"آج کل بڑا رش پڑ رہا ہے صاحب صرف پندرہ منٹ میں ہاؤس فل ہو گیا ہے۔ میں معذرت خواہ ہوں اگر آپ کو کوئی تکلیف ہوئی ہو"ــــ منیجر نے دانت نکالتے ہوئے کہا وہ یہ سمجھا تھا کہ عمران شاید کسی بزنس ٹاک کے لئے آیا ہے۔

"خیر تکلیف تو نہیں ہوئی البتہ دس منٹ کھڑا ضرور رہنا پڑا ہے"ــــ عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

"فرمائیے میں کیا خدمت کر سکتا ہوں"ــــ منیجر اب اصل معاملے پر آگیا۔

"میں فلم دیکھنا چاہتا ہوں"ــــ عمران نے بڑی سنجیدگی سے کہا۔

اور منیجر عمران کا فقرہ سن کر یوں اچھلا جیسے اس کے سر پر اچانک بم پھٹ پڑا ہو اور پھر غصے اور جھنجھلاہٹ سے اس کا چہرہ سرخ ہوتا چلا گیا۔ مگر عمران بڑے اطمینان سے کرسی پر بیٹھا ہوا مسکراتی نظروں سے اس کی حالت سے محظوظ ہو رہا تھا۔

www.urdupalace.com

"مم۔ میں نے پہلے کہا تھا کہ میرے پاس کوئی ٹکٹ نہیں ہے"—— منیجر کو اس حد تک غصہ آیا تھا کہ اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ کر نکلے۔

"تو میں کب ٹکٹ مانگ رہا ہوں۔ میں نے فلم دیکھنی ہے۔ ٹکٹ کا اچار تو نہیں ڈالنا"۔ عمران نے بڑے اطمینان بھرے لہجے میں جواب دیا۔

اور عمران کے اطمینان سے منیجر اور زیادہ چراغ پا ہو گیا۔ اس نے غصے سے میز پر مکہ مارتے ہوئے کہا۔

"میں کہتا ہوں میرے پاس کوئی سیٹ نہیں ہے۔ شرافت سے باہر چلے جایئے ورنہ دھکے مار مار کر باہر نکلوا دوں گا"۔

منیجر شاید ضرورت سے زیادہ رنج زدہ تھا یا پھر وہ عمران کے اطمینان سے چڑ گیا تھا۔

"اگر سیٹ نہیں ہے تو سیٹ پیدا کرو اور دیکھو زیادہ شور مچانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اطمینان سے بات کرو ورنہ"—— عمران نے منیجر کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے تحکمانہ لہجے میں کہا۔

نجانے عمران کی آنکھوں میں کیا چیز تھی کہ یا تو منیجر بری طرح چراغ پا ہو رہا تھا یا ایکدم ٹھنڈا ہو کر کرسی پر گر گیا۔ اس کے چہرے پر یکدم زردی سی چھا گئی۔ شاید یہ شدید غصے کا ردعمل تھا۔

"صاحب ایک بھی سیٹ خالی نہیں ہے۔ آپ سمجھتے کیوں نہیں"—— منیجر نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔

"پھر تمہیں میرے لئے کوئی سیٹ خالی کروانی پڑے گی۔ میں ہر قیمت پر فلم دیکھوں گا"۔ عمران نے اپنی بات پر زور دیتے ہوئے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک کارڈ نکالا اور اسے بغیر دیکھے بڑی لاپرواہی سے منیجر کے سامنے پھینک دیا۔

www.urdupalace.com

منیجر نے کارڈ اٹھایا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں کارڈ پر پڑیں۔ اس کی آنکھیں حیرت اور خوف سے پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ چہرے کا رنگ بکدم فق ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے آپ کو سنبھالا اور کرسی سے اٹھ کر تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔ اور دوسرا لمحہ عمران کے لئے بھی غیر متوقع ثابت ہوا۔ اس کے تصور میں بھی نہیں تھا کہ منیجر یہ حرکت بھی کر سکتا ہے۔ اس پر حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ جب منیجر نے آگے بڑھ کر تیزی سے اس کے پیر پکڑ لئے اور اپنا سر اس کے قدموں میں رکھ دیا۔

"مجھے معاف کر دیجئے جناب میں بال بچے دار آدمی ہوں۔ مجھے مالک نوکری سے نکال دے گا۔ میری گستاخی معاف فرما دیجئے۔ مجھے معلوم نہیں تھا۔ خدا کے لئے مجھے معاف کر دیجئے" —— منیجر نے گھگھیاتے ہوئے کہا۔ اور عمران نے تیزی سے اس کو کاندھے سے پکڑ کر اٹھا لیا۔

"یہ تم کیا کر رہے ہو۔ ارے اگر تمہارے پاس کوئی سیٹ نہیں ہے تو کوئی بات نہیں میں پھر کبھی فلم دیکھ لوں گا" —— عمران نے بوکھلاتے ہوئے لہجے میں کہا۔ وہ منیجر کی اس حرکت پر واقعی بوکھلا گیا تھا۔

"نہیں جناب میں ابھی انتظام کرتا ہوں۔ آپ فلم نہ دیکھیں، یہ کیسے ہو سکتا ہے میں ابھی ایک باکس خالی کراتا ہوں۔ آپ ذرا دو منٹ توقف کیجئے" —— منیجر نے جواب دیا اور پھر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا۔ عمران اسے آوازیں ہی دیتا رہ گیا۔ اور منیجر سنی ان سنی کر کے کمرے سے باہر چلا گیا۔

"کمال ہے ایک کارڈ نے کایا ہی پلٹ دی" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اور پھر اُٹھ کر میز پر پڑا ہوا کارڈ اٹھا کر دیکھنے لگا۔ اسے دراصل خود بھی علم نہ تھا کہ اس نے منیجر کو کون سا کارڈ دکھایا ہے۔ کیونکہ اس کی جیبوں میں کئی قسم کے کارڈ پڑے رہتے تھے۔ اور پھر جیسے ہی عمران نے کارڈ اٹھا کر دیکھا اس کے اپنے چودہ طبق روشن

www.urdupalace.com

ہو گئے کیونکہ یہ کارڈ دراصل اس کا نہیں تھا بلکہ اس کے ڈیڈی سر رحمان ڈائریکٹر انٹیلیجنس کا آفس کارڈ تھا اور ظاہر ہے منیجر غریب کو جب پتہ چلا ہوگا کہ وہ ڈائریکٹر انٹیلیجنس سے کیا گستاخی کر بیٹھا ہے تو اس نے تو پاؤں پکڑ لئے ہی تھے۔ مگر اب عمران خود یہ سوچ رہا تھا کہ اس کے ڈیڈی کا کارڈ اس کی جیب میں کیسے آ گیا۔

کارڈ بھی اصل تھا۔ کیونکہ اس پر مخصوص سرکاری نشان بھی موجود تھا اور پھر اسے یاد آ گیا کہ دو ہفتے پہلے جب وہ سر رحمان کے دفتر گیا تھا تو میز پر موجود یہ کارڈ اس نے بے خیالی میں جیب میں ڈال لیا تھا۔ ابھی وہ سوچ ہی رہا تھا کہ منیجر تیزی سے کمرے میں داخل ہوا۔

"تشریف لائیے جناب میں نے ایک باکس خالی کرا لیا ہے"۔۔۔ منیجر نے فخریہ لہجے میں کہا۔

"خالی کرا لیا ہے تمہارا کیا مقصد ہے"۔۔۔ عمران نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے کہا۔

"وہ۔۔۔ وہ سر آپ کے محکمے کا سپرنٹنڈنٹ فیاض ایک لڑکی کے ساتھ باکس میں بیٹھا تھا۔ میں نے جا کر اس کو آپ کی آمد کی اطلاع دی تو وہ بیچارہ فوراً لڑکی کو لے کر باکس سے باہر نکل گیا۔ ہی ہی"۔۔۔ منیجر نے دانت نکالتے ہوئے جواب دیا۔

اور عمران بے ساختہ مسکرا دیا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ سوپر فیاض اپنی نئی لیڈی سیکرٹری کے ساتھ پکچر دیکھنے آیا ہوگا۔

"سپرنٹنڈنٹ فیاض اب کہاں ہے"۔۔۔ عمران نے تحکمانہ لہجے میں پوچھا۔

"سر وہ تو کار میں بیٹھ کر چلا گیا"۔۔۔ منیجر نے جواب دیا۔

"اچھا"۔۔۔ عمران نے کہا اور پھر کمرے سے باہر نکل آیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر سوپر فیاض مل جاتا تو اچھی تفریح رہتی۔ مگر ظاہر ہے سر رحمان کا نام سن کر بھلا وہ ایک منٹ بھی رک سکتا تھا۔

www.urdupalace.com

عمران جیسے ہی کمرے سے باہر نکلا۔ ٹھنڈی ہوا کا ایک جھونکا اس کے جسم سے ٹکرایا اور وہ چونک پڑا۔ اس نے تیزی سے باہر دیکھا تو وہ حیران رہ گیا کیونکہ آسمان سیاہ بادلوں سے پُر تھا۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ بادلوں میں بار بار بجلی چمک رہی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے کسی بھی لمحے زوردار بارش ہونے والی ہو۔

"ارے یہ چند منٹ پہلے تو آسمان سے آگ برس رہی تھی یہ اچانک بادل کہاں سے ٹپک پڑے۔ بڑا خوشگوار موسم ہو گیا ہے" —— عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"بس جناب قدرت کے کھیل نرالے ہیں چلئے فلم شروع ہونے والی ہے" —— مینجر نے اسے یاد دلاتے ہوئے کہا۔

"ارے لعنت بھیجو فلم پر۔ اتنے خوبصورت موسم میں بندھ کر بیٹھنے کو کس بیوقوف کا دل چاہے گا" —— عمران نے جواب دیا۔ اور پھر وہ تیزی سے پارکنگ شیڈ کی طرف چل پڑا۔ مینجر بے چارہ ہونقوں کی طرح اسے جاتا دیکھتا رہا۔

عمران نے کار سٹارٹ کی اور پھر اس کی کار ایک لمبا ٹرن لیتی ہوئی تیزی سے کمپاؤنڈ سے باہر نکل گئی۔ موسم انتہائی خوشگوار ہو گیا تھا۔ فرحت بخش ہوا کے جھونکوں نے عمران کا موڈ بحال کر دیا تھا۔ چنانچہ اس نے شہر میں آوارہ گردی کی سوچی۔

آسمان پر موجود سیاہ بادلوں میں بجلی بار بار چمک رہی تھی۔ عمران صرف اس بات پر حیران تھا کہ چند منٹ پہلے تو آسمان پر بادل کا ایک ٹکڑا تک دکھائی نہیں دے رہا تھا مگر اچانک پورا آسمان بادلوں سے گھر گیا۔

یہی سوچتے ہوئے اس نے کار موڑی اور اب وہ سپر روڈ پر آ گیا۔ سپر روڈ سے گھوم کر وہ ولنگٹن روڈ کی طرف چل پڑا کیونکہ یہ سڑک ٹریفک سے خالی ہی رہتی تھی وہ کار آہستہ آہستہ چلاتے ہوئے موسم کا لطف لینا چاہتا تھا۔ ابھی اس نے ولنگٹن روڈ آدھی ہی کراس کی تھی کہ اچانک آسمان پر زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور پھر عمران نے

www.urdupalace.com

جیسے ہی نظریں اوپر اٹھائیں اسے بجلی کی ایک تیز لہر لکیر کی طرح آسمان سے زمین کی طرف آتی دکھائی دی۔ عمران نے بڑی پھرتی سے فل بریکیں لگائیں مگر اس کے باوجود اس کی کار بجلی کی زد میں آگئی اور ایک زوردار کڑاکا ہوا اور عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کی آنکھوں کے بالکل قریب سورج طلوع ہو گیا ہو۔ دوسرے لمحے اس کو یوں معلوم ہوا جیسے اس کے جسم میں یکدم آگ بھڑک اٹھی ہو۔ عمران کو اپنا ذہن یکدم تاریک ہوتا ہوا محسوس ہوا۔ اس نے ایک لمحے کے لئے اپنی قوت ارادی کو بروئے کار لانا چاہا مگر اس کے بعد اسے خود بھی احساس نہ رہا کہ اس کے ساتھ کیا ہو گیا ہے۔

آسمانی بجلی اس کی کار پر گری تھی اور کار یکدم شعلوں کی لپیٹ میں آگئی تھی۔ کسی بھی لمحے پٹرول کی ٹینکی پھٹنے والی تھی اور ظاہر ہے کہ کار کے ساتھ ساتھ عمران کے پرخچے بھی ہوا میں بکھر جاتے۔

جیسے ہی کار دروازے پر رکی۔ دروازے سے ملحقہ کیبن سے ایک سٹین گن بردار باہر نکلا۔ کار کے ڈرائیور نے اس کے ہاتھ میں کاغذ تھما دیئے۔ سٹین گن بردار نے بڑی غائرانہ نظروں سے کار میں موجود افراد کا جائزہ لیا اور پھر وہ کاغذات لئے واپس کیبن میں چلا گیا۔ اس نے کاغذات سامنے رکھے اور پھر سٹینڈ پر پڑے انٹرکام کا ریسیور اٹھا لیا۔

www.urdupalace.com

"سالبری فرام گیٹ نمبرون سپیکنگ" ــــ سٹین گن بردار نے مودبانہ لہجے میں گفتگو کا آغاز کیا۔

"رپورٹ" ــــ دوسری طرف سے ایک بھاری بھرکم آواز سنائی دی۔ لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"کار نمبر تھری تھری سیون۔ کاغذات موجود ہیں۔ سیریل نمبر ڈبل زیرو ڈبل فور۔ کار میں ایک ڈرائیور اور ایک ادھیڑ عمر آدمی موجود ہے" ــــ سالبری نے کاغذات پر نظریں دوڑاتے ہوئے کہا۔

"او کے۔ گیٹ کھول دو" ــــ دوسری طرف سے تحکمانہ لہجے میں کہا گیا۔ اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ سالبری نے رسیور رکھا اور پھر سٹینڈ کے نیچے لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا اور پھر کاغذات اٹھا کر کیبن سے باہر نکل آیا۔ سامنے موجود آٹومیٹک گیٹ خود بخود کھل گیا تھا۔

سالبری نے کاغذات ڈرائیور کے حوالے کئے اور خود سیلوٹ مار کر ایک طرف ہٹ گیا۔ ڈرائیور نے کار آگے بڑھا دی۔ گیٹ سے گزرنے کے بعد کار نے ایک ٹرن لیا اور سیدھی چلتی ہوئی ایک کافی بڑی عمارت کے پورچ میں جا کر رک گئی۔ پورچ میں دو مسلح آدمی پہلے سے موجود تھے۔ انہوں نے کار کے رکتے ہی باقاعدہ سیلوٹ کیا اور پھر ایک نے بڑھ کر کار کا پچھلا دروازہ کھول دیا۔ پچھلی سیٹ پر موجود ادھیڑ عمر آدمی بڑے باوقار انداز میں کار سے باہر نکل آیا۔

"تشریف لائیے سر باس آپ کے منتظر ہیں" ــــ دروازہ کھولنے والے آدمی نے کہا اور پھر اس کی رہنمائی میں وہ آدمی عمارت کے اندر داخل ہو گیا۔ مختلف گیلریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک دروازے کے سامنے رک گئے۔ دروازے پر ایک اور مسلح آدمی موجود تھا۔ اس نے ان کی آمد پر سیلوٹ کیا اور پھر پہلے والا مسلح آدمی واپس

www.urdupalace.com

چلا گیا۔ دروازے پر موجود مسلح آدمی نے دروازے کے قریب لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا اور دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا۔

"تشریف لے جائیے سر" ——— مسلح آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ادھیڑ عمر آدمی اندر داخل ہو گیا۔ وہاں لمبے بالوں والا اور بڑی بڑی سفید مونچھوں والا ایک آدمی اس کے استقبال کے لئے موجود تھا۔

"خوش آمدید جناب۔ میں کافی دیر سے آپ کا منتظر تھا" ——— اس سفید مونچھوں والے نے ادھیڑ عمر آدمی کا استقبال کرتے ہوئے بڑے خلیق لہجے میں کہا۔

"تھینک یو ڈاکٹر براؤن میں صرف چند منٹ لیٹ ہوا ہوں۔ مجھے دارالحکومت سے ایک کال کا انتظار تھا" ——— ادھیڑ عمر آدمی نے براؤن سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں سر۔ مجھے علم ہے کہ ایک سفیر کو کتنا مصروف رہنا پڑتا ہے اور جبکہ سفیر کسی دشمن ملک میں موجود ہو تو یہ مصروفیات بے حد بڑھ جاتی ہیں" ——— ڈاکٹر براؤن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"مجھے یہاں کتنی دیر رکنا پڑے گا؟" ——— سفیر صاحب نے گھڑی پر نظریں دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"بس جناب مظاہرے کے لئے سب کام تیار ہے۔ صرف آپ کا انتظار تھا" ——— ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"چلیے" ——— ڈاکٹر براؤن نے مزید کہا اور پھر وہ ایک دروازے کی طرف مڑ گئے ان کے قریب پہنچتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا۔ سفیر بڑی گہری نظروں سے تمام ماحول کا جائزہ لے رہا تھا۔ مختلف گیلریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک لفٹ کے ذریعے نیچے اتر گئے اور پھر ایک گیلری طے کرنے کے بعد وہ ایک بڑے دروازے کے سامنے

www.urdupalace.com

رک گئے ان کے رکتے ہی دروازہ خود بخود کھل گیا اور پھر وہ دونوں اندر داخل ہو گئے۔ یہ ایک کافی بڑا ہال تھا جس کے درمیان میں ایک دیوہیکل مشین موجود تھی۔ مشین سے ایک بڑا سا پائپ چھت سے گزر کر اوپر چلا گیا تھا۔ سامنے دیوار پر ایک بہت بڑی سکرین فٹ تھی۔ دو باوردی ملازمین اس ہال میں موجود تھے۔ انہوں نے ڈاکٹر براؤن اور ایمبیسڈر کو سلام کیا اور پھر وہ دونوں تیزی سے چلتے ہوئے مشین کے قریب کھڑے ہو گئے۔ ڈاکٹر براؤن نے ایمبیسڈر کو ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس کے کرسی پر بیٹھتے ہی وہ خود بھی مشین کے پاس چلا گیا۔

اس نے ایک بٹن دبایا تو سکرین روشن ہو گئی۔

"سر! آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ اس وقت دارالحکومت میں کتنی شدید گرمی پڑ رہی ہے۔ ٹمپریچر ۱۲۰ فارن ہائیٹ ہے"۔ ڈاکٹر براؤن نے سفیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں واقعی شدید ترین گرمی ہے" سفیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں سکرین پر جمی ہوئی تھیں جس پر دارالحکومت کے مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔

"اب دیکھئے" ــــــ ڈاکٹر براؤن نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا اور ان دونوں کو اشارہ کیا۔ انہوں نے تیزی سے اپنے سامنے موجود ہینڈل گھمانے شروع کر دیئے۔ ڈاکٹر براؤن سامنے لگے ہوئے ڈائل پر بدلتے ہوئے ہندسوں کو دیکھ رہا تھا۔ جب ڈائل پر مخصوص ہندسے ابھرے تو اس نے ہاتھ کے اشارے سے مزید ہینڈل گھمانے سے روک دیا۔ ڈاکٹر براؤن نے اپنے سامنے لگا ہوا ایک ہینڈل تیزی سے نیچے کیا اور پھر دو سرخ رنگ کے بٹن دبا دیئے۔

ہینڈل نیچے ہوئے اور بٹن دبتے ہی مشین میں ہلکی سی گڑگڑاہٹ پیدا ہوئی اور دوسرے لمحے مشین پر موجود ایک کافی بڑے جار میں جو سبزی مائل رنگ کے مائع سے بھرا ہوا تھا گیس کے بلبلے پیدا ہونے شروع ہو گئے۔ یہ بلبلے مختلف ٹرانسپیرنٹ نلکیوں سے

www.urdupalace.com

گزرنے کے بعد اس پائپ میں گئے اور پھر اوپر چڑھتے ہوئے چھت میں غائب ہو گئے۔ ڈاکٹر براؤن نے ایک اور بٹن دبایا اور بلبلے انتہائی تیزی سے بننے شروع ہو گئے

ڈاکٹر براؤن ایک طرف ہٹ گیا۔ چند منٹ کے بعد اچانک سکرین پر گہرے سیاہ رنگ کے بادل نظر آنے لگے اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پورا آسمان گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں میں گھر گیا۔

"ویری سٹرینج ڈاکٹر براؤن۔ آپ نے تو واقعی موسم ہی بدل دیا" ——— سفیر نے جو بغور سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ بڑے تعجب بھرے لہجے میں جواب دیا۔

"سر یہ میری چالیس سال کی محنت ہے۔ اب مجھے موسم پر مکمل کنٹرول حاصل ہو گیا ہے" ڈاکٹر براؤن نے فخریہ لہجے میں جواب دیا۔

"مگر صرف موسم کی تبدیلی سے تو ہمیں کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا" ——— سفیر نے کہا "سر آپ ابھی تک ایجاد کو سمجھے نہیں۔ اس سے ہم دشمن ملک کو بے پناہ نقصان پہنچا سکتے ہیں۔ مثلاً میں اتنی دبیز دھند پیدا کر سکتا ہوں جس سے پورے ملک کا نظام جامد ہو کر رہ جائے۔ فصلوں کو غلط موسم طاری کر کے تباہ کیا جا سکتا ہے۔ شدید بارشیں برسا کر ملک میں خوفناک سیلاب پیدا کیا جا سکتا ہے۔ کسی بھی بڑی سے بڑی شخصیت کو آسمانی بجلی گرا کر ہلاک کیا جا سکتا ہے اور سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ یہ تمام ترعمل ہمیشہ قدرتی ہی سمجھا جائے گا۔ کسی کا اس طرف دھیان ہی نہیں جائے گا۔ کہ یہ سب ان کے خلاف ہولناک سازش کی جا رہی ہے۔ اس طرح نہ ہی سیکرٹ سروس اور نہ ہی انٹیلیجنس حرکت میں آئے گی اور ہم بآسانی اپنا مقصد حاصل کر سکیں گے۔"

ڈاکٹر براؤن نے اپنے حربے کے نتائج پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ اگر آپ یہ سب کچھ کر سکتے ہیں تو واقعی ہمارا ملک اس برصغیر میں سب سے طاقتور ملک ہو گا۔ کیا آپ مجھے کسی ٹارگٹ پر بجلی گرا کر دکھا سکتے ہیں

www.urdupalace.com

تاکہ مجھے اس حربے کی صحیح افادیت کا اندازہ ہو سکے۔ تاکہ میں اس ملک کی تباہی کے لئے کوئی بڑا پلان مرتب کر سکوں "۔۔۔ سفیر نے مسٹر براؤن سے مخاطب ہو کر کہا۔ ویسے اس کے لہجے سے ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے اس کو ڈاکٹر براؤن کی باتوں پر ابھی تک یقین نہ آیا ہو کیونکہ سائنسی آلات کی مدد سے مصنوعی بادل تیار کر لینا اور بات ہے مگر مصنوعی بادلوں میں مصنوعی بجلی پیدا کر کے اسے کسی مخصوص ٹارگٹ پر گرانا اور بات ہے۔ یہ اس کے خیال میں ناممکن تھا۔ اس لئے اس نے اپنی حکومت کی واضح ہدایات کے باوجود اپنی آنکھوں سے مظاہرہ دیکھنے پر اصرار کیا تھا۔ گو اس نے اپنی حکومت کے احکامات کے تحت ڈاکٹر براؤن اور اس کے ساتھیوں کو اس ملک میں خفیہ اڈہ قائم کرنے میں بھرپور مدد دی تھی مگر اس کے بعد وہ آئندہ اقدام کے لئے خود ان کے حربے کی صحیح کارکردگی کا جائزہ لینا چاہتا تھا۔ اس لئے وہ آج خفیہ طور پر اس اڈے پر آیا تھا۔

" کیوں نہیں سر ابھی لیجئے "۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ مشین کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے مشین کا ایک اور ہینڈل کھینچ لیا جس سے سکرین پر بادلوں میں زیادہ تیزی سے بجلیاں چمکنے لگیں اور پھر مسٹر براؤن نے ایک سٹیرنگ نما آلہ گھما کر سکرین پر ایک منظر فکس کرنا شروع کر دیا۔ یہ دارالحکومت کی ولنگٹن روڈ تھی اس روڈ کو انتخاب کرنے کا مقصد یہ تھا کہ اس پر ٹریفک بہت کم ہوتی تھی اور وہ چاہتا تھا کہ ایک ٹارگٹ فکس کر کے وہ اسے ہٹ کرے۔ تاکہ سفیر صاحب یہ نہ سوچیں کہ بجلی گرنے سے کوئی نہ کوئی کار تو زد میں آنی ہی تھی۔ اس وقت ولنگٹن روڈ پر سرخ رنگ کی ایک سپورٹس کار تیزی سے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ مسٹر براؤن نے ایک ڈائل کو گھما کر سکرین پر اس کار کو کلوز اپ میں لے لیا۔ کار میں سٹیرنگ پر ایک نوجوان موجود تھا جو بڑی حیرت سے آسمان پر موجود بادلوں کو دیکھ رہا تھا۔

www.urdupalace.com

"لیجیے جناب میں اس سرخ رنگ کی سپورٹس کار کو ہٹ کرنے لگا ہوں" ڈاکٹر براؤن نے سفیر صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ٹھیک ہے" ۔۔۔ سفیر صاحب نے ٹارگٹ کی اجازت دے دی۔

اور ڈاکٹر براؤن نے تیزی سے ایک زرد رنگ کا بٹن دبا دیا۔ دوسرے لمحے آسمان پر ایک زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور پھر آسمان سے ایک تیز روشنی کی کی لہر سیدھی زمین کی طرف لپکی۔ اس کا رخ ٹھیک اس جگہ تھا جہاں وہ کار موجود تھی۔ اچانک نوجوان نے تیزی سے کار کو فل بریکیں لگا دیں اور اس کی سرخ رنگ کی سپورٹس کار اچانک بریکیں لگنے سے پھرکی کی طرح گھوم گئی۔ ڈاکٹر براؤن نے تیزی سے ڈائل کو ذرا سا دائیں طرف گھما دیا اور بجلی کی اس لہر نے جو سیدھی سڑک کی طرف آ رہی تھی اپنا رخ ذرا سا دائیں طرف موڑا اور پھر وہ سرخ رنگ کی سپورٹس کار اس کی زد میں آگئی۔

اور پلک جھپکنے کے بعد اس کار میں شعلے بھڑکنے لگے۔

"ویری گڈ شو۔ ویری گڈ شو" ۔۔۔ سفیر اس کامیاب مظاہرے پر بے اختیار اپنی جگہ سے اچھل پڑا۔ اور اس نے اٹھ کر ڈاکٹر براؤن کے کاندھے پر تھپکی دی۔ اور پھر ڈاکٹر براؤن نے مشین کے بٹن آف کرنے شروع کر دیئے۔ مشین کی گڑگڑاہٹ یکدم ختم ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی سکرین پہ منظر تبدیل ہونے لگے اور پھر سکرین تاریک ہو گئی۔ جار میں بننے والے بلبلوں کا سلسلہ بھی بند ہو گیا۔

"چند منٹ کے بعد آسمان سے بادل غائب ہو جائیں گے اور دارالحکومت ایکبار پھر گرمی کی زد میں ہو گا" ۔۔۔ ڈاکٹر براؤن نے سفیر سے مخاطب ہو کر کہا۔ اپنی کامیابی پر اس کا چہرہ مسرت سے کھلا جا رہا تھا۔

"آپ ہمارے ملک کے ایک مایہ ناز فرزند ہیں ڈاکٹر۔ مجھے اس مظاہرے سے

www.urdupalace.com

پہلے آپ کی اس بے مثال کامیابی کا قطعی تصور بھی نہیں تھا۔ ہماری حکومت نے آپ کو اس ملک میں بھیج کر واقعی اس ملک کی قسمت پر مہر لگا دی ہے۔ میں آج ہی اپنے ملک سے آخری ہدایات حاصل کر کے اس ملک کی مکمل تباہی کا ایک خوفناک پلان مرتب کروں گا اور یقین کیجئے اگر ہمارا یہ دشمن ملک آپ کے ہاتھوں اپنے انجام تک پہنچ گیا تو آپ کا نام ہمارے ملک کی تاریخ میں سنہرے حروف سے لکھا جائے گا۔" سفیر نے مسٹر براؤن سے مخاطب ہو کر تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"میں اس ملک کی قسمت پر آخری مہر لگانے کے لئے ہر وقت حاضر ہوں"—— ڈاکٹر براؤن نے جھک کر سلام بجا لاتے ہوئے کہا اور سفیر صاحب اس کے کاندھے پر تھپکی دیتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔

تھوڑی دیر بعد ان کی کار ایک بار پھر گیٹ سے نکل کر سفارت خانے کی طرف دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ دارالحکومت ایک بار پھر شدید گرمی کی زد میں تھا۔ وہ دل ہی دل میں مسکرا دیئے۔ شاید اس ملک کی قسمت پر یا شاید اپنی متوقع کامیابی پر۔

صفدر نے جھنجھلا کر ریسیور کریڈل پر ٹپک دیا۔ وہ صبح سے ہی بور ہو رہا تھا اور پھر کوئی پروگرام مرتب کرنے کے لئے اس نے باری باری تمام ممبران کو فون کیا مگر جولیا

www.urdupalace.com

سے لے کر تنویر تک کوئی بھی اپنے فلیٹس میں موجود نہیں تھا۔ آخر اس نے عمران کے فلیٹ پر رنگ کیا مگر وہاں سے بھی سلیمان کا یہی جواب ملا کہ عمران صاحب دو گھنٹے پہلے کار لے کر جا چکے ہیں۔ اب وہ سوچ رہا تھا کہ اتنی شدید گرمی میں کہاں جائے اور پھر اس نے بھی ایئر کنڈیشن سینما میں فلم دیکھنے کا پروگرام بنایا۔ اسے ایکسٹو پر بھی غصہ آ رہا تھا جس نے انہیں فلیٹس میں ایئر کنڈیشنڈ لگانے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا۔ وجہ صرف یہ کہ وہ اس طرح تن آسان ہو جائیں گے۔

اس نے میز پر پڑا ہوا اخبار اٹھایا اور پھر شہر میں موجود ائیر کنڈیشنڈ سینماؤں پر لگی ہوئی فلموں کے نام پڑھنے لگا۔

صنم سینما میں مشہور فلم "برگرز" لگی ہوئی تھی۔ اس نے اس فلم کی کافی تعریف سن رکھی تھی۔ اس لئے اس نے بھی فلم دیکھنے کا پروگرام بنا لیا اور پھر لباس تبدیل کر کے وہ فلیٹس سے باہر نکل آیا۔ اس نے گیراج سے موٹر سائیکل نکالی اور دوسرے لمحے اس کی موٹر سائیکل تیزی سے سڑک پر دوڑنے لگی۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ موسم میں تیزی سے تبدیلی آتی جا رہی ہے۔ اس نے نظریں اٹھائیں تو آسمان جو چند لمحے پہلے آگ برسا رہا تھا اب سیاہ رنگ کے بادلوں سے بھرتا جا رہا تھا۔ یہ بادل تیزی سے اکٹھے ہوتے چلے جا رہے تھے۔ اور پھر ہوا میں خنکی پیدا ہو گئی اور موسم کافی سے زیادہ خوشگوار ہو گیا۔ اس نے موسم کو خوشگوار محسوس کرتے ہی فلم کا پروگرام تبدیل کر دیا۔ اور اب وہ کسی اوپن ایئر کیفے میں بیٹھ کر ایک کپ کافی سپ کرنا چاہتا تھا۔ چنانچہ اس نے موٹر سائیکل کا رخ اگلے چوک سے موڑ دیا اور پھر ڈیکرالی روڈ سے ہوتا ہوا وہ سپر روڈ پر آ گیا اور پھر سپر روڈ کراس کر کے اس نے موٹر سائیکل کا رخ ونگسٹن روڈ کی طرف موڑ دیا تاکہ اس طرح شارٹ کٹ کر کے وہ جلد صدر پہنچ جائے۔ کیونکہ اب اسے کسی بھی لمحے شدید بارش ہونے کا خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔

www.urdupalace.com

پھر جیسے ہی وہ ونگٹن روڈ پر آیا۔ اسے دُور سُرخ رنگ کی سپورٹس کار جاتی ہوئی نظر آئی اور اس کار کو دیکھتے ہی اس کا دل اچھلنے لگا۔ کیونکہ وہ کار کو ایک نظر دیکھتے ہی پہچان گیا تھا کہ یہ عمران کی کار ہے۔ ظاہر ہے عمران کے ساتھ مل بیٹھنے اور اس کی دلچسپ باتیں سن کر موسم کا زیادہ سے زیادہ لطف لیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے ایکسیلیٹر اور گھما دیا۔ موٹر سائیکل کی رفتار یکدم کافی سے زیادہ بڑھ گئی۔ وہ جلد از جلد عمران کی کار کو کیچ کر لینا چاہتا تھا۔

عمران کی کار اور اس کی موٹر سائیکل میں فاصلہ لمحہ بہ لمحہ کم سے کم ہوتا چلا جا رہا تھا۔ مگر اس کے باوجود عمران کی کار ابھی تک کافی فاصلے پر تھی کہ اچانک آسمان پر ایک زور دار گڑگڑاہٹ ہوئی اور پھر صفدر نے ایک اعصاب شکن نظارہ دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ آسمانی بجلی کی ایک لہر فضا سے زمین کی طرف لپکی اور صفدر کا دل بری طرح کانپ اُٹھا کیونکہ جس جگہ بجلی گرنے کا امکان تھا وہاں عمران کی کار دوڑی چلی جا رہی تھی۔ صفدر نے لاشعوری طور پر فل ایکسیلیٹر گھما دیا اور موٹر سائیکل رائفل سے نکلی ہوئی گولی کی طرح جھٹکا کھا کر آگے بڑھ گئی اور پھر صفدر کا دل یکدم خوشی سے ناچ اٹھا کیونکہ اس نے دیکھا کہ عمران نے کار کو فل بریکیں لگا دی تھیں اور اچانک بریک لگنے کی وجہ سے اس کی کار لٹو کی طرح گھوم گئی تھی مگر پلک جھپکنے میں صفدر نے ایک اور حیران کن نظارہ دیکھا کہ آسمان سے گرتی ہوئی بجلی کا رخ ذرا سا اکھڑا اور دوسرے لمحے عمران کی کار اس کی زد میں آگئی اور صفدر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے دل نے دھڑکنا بند کر دیا ہو۔

عمران آسمانی بجلی کا شکار ہو چکا تھا۔ اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لیں اور دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے موٹر سائیکل اس کے نیچے سے نکل گئی ہو اور پھر گو اس نے سنبھلنے کی کوشش کی مگر وہ قلابازیاں کھاتا ہوا سڑک پر جا

www.urdupalace.com

گرا۔ موٹر سائیکل چکراتا ہوا سڑک کے دائیں کنارے پر اُلٹ گیا تھا۔ جس جگہ صفدر گرا تھا وہاں سے عمران کی جلتی ہوئی کار بالکل قریب تھی اور پھر جیسے ہی صفدر کا جسم سڑک پر رُکا۔ صفدر اچھل کر کھڑا ہو گیا۔

عمران کی کار اس سے چند فٹ کے فاصلے پر دھڑا دھڑ جل رہی تھی اور اسے معلوم تھا کہ عمران کار کے اندر ہی ہے اور کسی بھی لمحے پٹرول کی ٹینکی پھٹ سکتی ہے دوسرے ہی لمحے اس نے عمران کی کار کی طرف دوڑ لگا دی۔ گو اس طرح وہ خود بھی موت کے منہ میں جا رہا تھا کیونکہ پٹرول کی ٹینکی پھٹنے سے جو دھماکہ ہوتا وہ کار کے ساتھ ساتھ صفدر کے بھی پُرزے اُڑا سکتا تھا۔ مگر اس وقت مسئلہ تھا عمران کی زندگی کا۔ اور عمران کی زندگی بچانے کے لئے تو صفدر اپنی جان کا نذرانہ بھی دے سکتا تھا۔ چنانچہ اس نے جلتی ہوئی آگ میں چھلانگ لگا دی۔ کار پوری طرح جل رہی تھی کہ صفدر نے اس کے ہینڈل پر ہاتھ ڈال دیا۔ صفدر کو ایک لمحے کے لئے ایسا محسوس ہوا جیسے اس نے کھولتے ہوئے لاوے میں ہاتھ ڈال دیا ہو۔ مگر دوسرے لمحے عمران کی زندگی کے علاوہ اس کے ذہن سے یہ احساس مٹ گیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے دروازہ کھولا دروازہ اکھڑ کر سڑک پر آ گرا۔ کار کے اندر دھواں ہی دھواں بھرا ہوا تھا۔ صفدر نے کار کے اندر چھلانگ لگا دی اور پھر اس کو احساس ہوا کہ وہ کسی جسم کے اوپر گرا ہے۔ وہ تیزی سے اس کی طرف لپکا اور اس نے ایک ہاتھ اس جسم پر ڈال دیا۔ اور دوسرے لمحے اس نے اپنے جسم کو زوردار جھٹکا دیا اور وہ اس جسم سمیت اچھل کر کار سے نکل کر سڑک پر آ گرا اور پھر اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے جسم میں یکدم آگ بھڑک اٹھی ہو۔ اس کے کپڑوں میں آگ لگ چکی تھی۔ اس کے ساتھ ہی اس نے دیکھا کہ عمران کے کپڑے بھی جل رہے ہیں۔ چنانچہ اس نے عمران سمیت سڑک کے کنارے ریت میں تیزی سے کروٹیں بدلنا شروع کر دیں۔ آگ تو فوراً ہی

www.urdupalace.com

بجھ گئی۔ مگر اسی لمحے ایک کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور صفدر پھرتی سے عمران کے جسم کے اوپر لیٹ گیا۔ اس نے اپنا سر ریت میں گھسیڑ دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس نے سر اٹھایا تو سڑک پر دور دور تک کار کے جلتے ہوئے پرزے بکھرے ہوئے تھے۔ اگر وہ ایک لمحہ پہلے کار سے باہر نہ آجاتا تو اس وقت کار کے ساتھ ساتھ اس کا جسم بھی سڑک پر بکھرا ہوا ہوتا۔ اور پھر اسے عمران کا خیال آگیا جسے وہ ایک لمحہ پہلے جلتی ہوئی کار سے نکال لایا تھا۔ اس نے تیزی سے عمران کے جسم کو سیدھا کیا۔ اور پھر عمران کا چہرہ دیکھ کر اس کے ذہن کو ایک جھٹکا لگا۔ عمران کے سر کے تمام بال جل چکے تھے۔ چہرے پر جلنے کے نشانات تھے۔ کپڑے جل کر اس کے جسم سے چمٹ گئے تھے اور عمران کا خوبصورت چہرہ بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔ عمران کی آنکھیں بند تھیں اور چہرے پر مردنی چھائی ہوئی تھی۔

صفدر نے تیزی سے اس کے سینے سے اپنا کان لگا دیا۔ دوسرے لمحے اس کی آنکھوں میں بجلی سی چمک گئی۔ عمران ابھی تک زندہ تھا۔ مگر اس کے دل کی دھڑکن اس حد تک کمزور ہو چکی تھی کہ صفدر کو خطرہ تھا کہ وہ کسی بھی لمحے بند ہو سکتی ہے عمران کی زندگی کو شدید خطرہ لاحق تھا۔

صفدر نے تیزی سے عمران کو اپنے کاندھے پر لادا اور پھر اندھا دھند موٹر سائیکل کی طرف بھاگنے لگا۔ جلد ہی وہ الٹی ہوئی موٹر سائیکل کے قریب پہنچ گیا۔ اس نے عمران کے جسم کو تیزی سے ریت پر لٹایا اور پھر موٹر سائیکل سیدھی کر کے سٹینڈ پر کھڑی کی۔ اس کا سیلف سوئچ دباتے ہی موٹر سائیکل سٹارٹ ہوئی۔ صفدر نے عمران کے جسم کو آگے ٹینکی پر ڈالا اور پھر اچھل کر سیٹ پر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے اس کی موٹر سائیکل جھٹکا کھا کر آگے بڑھی اور پھر وہ دیوانہ وار ایکسیلیٹر گھماتا چلا گیا۔ موٹر سائیکل کی رفتار اس حد تک تیز ہو چکی تھی کہ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سڑک کی بجائے ہوا میں تیر رہی ہو۔ گو

www.urdupalace.com

اس کی اپنی جسمانی اور ذہنی حالت درست نہیں تھی۔ مگر اس وقت تو اس کے ذہن پر صرف ایک ہی جنون طاری تھا کہ کسی طرح وہ جلد از جلد ہسپتال پہنچ جائے اور عمران کی زندگی بچ جائے۔ چنانچہ چند ہی منٹ بعد وہ سی۔ ایم۔ ایچ کے گیٹ میں داخل ہو گیا۔ وہاں موجود لوگ اس کے موٹر سائیکل کی رفتار اور اس کی حالت دیکھ کر بوکھلا گئے۔

مگر صفدر کو اس وقت کسی چیز کی پرواہ نہیں تھی۔ اس نے ایمرجنسی وارڈ کے سامنے یکدم بریک لگائے اور پھر عمران کے جسم کو ٹینکی سے اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور اچھل کر ایمرجنسی وارڈ کے اندر دوڑ لگا دی۔ اس کے علیحدہ ہوتے ہی موٹر سائیکل نیچے گر گیا۔ کیونکہ صفدر نے اسے سٹینڈ کرنے کی ضرورت ہی نہ سمجھی تھی۔ اور نہ ہی اس کے پاس وقت تھا۔ عمران کو لئے وہ بھاگتا ہوا وارڈ میں گیا اور پھر ایک دھماکے سے وہ ڈاکٹر کے کمرے میں گھستا چلا گیا۔ ڈاکٹر اس کو اس طرح اچانک آتے دیکھ کر بوکھلا کر اٹھ کھڑا ہوا صفدر نے عمران کو صوفے پر ڈالا اور پھر ڈاکٹر کو جھنجھوڑ ڈالا۔

"جلدی کرو ڈاکٹر اس شخص کی زندگی بچانے کی کوشش کرو" ——— صفدر کے لہجے میں شدید جھنجھلاہٹ تھی۔

"مگر یہ کون ہے اور تم ؟" ——— ڈاکٹر نے صفدر کی اس طرح گستاخانہ آمد پر احتجاج کرنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ صفدر نے اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیا۔

"ڈاکٹر دنیا کا عظیم ترین انسان مر رہا ہے اور تم نخرے کر رہے ہو۔ جلدی کرو اس کی جان بچاؤ ورنہ میں تمہاری بوٹی بوٹی کر دوں گا" ——— صفدر کا چہرہ غصے اور جھنجھلاہٹ سے سرخ ہو گیا تھا۔

نجانے اس کے لہجے اور انداز میں کیا بات تھی کہ ڈاکٹر کو بے اختیار جھرجھری سی آگئی۔ اسے یوں محسوس ہوا۔ جیسے اگر اس نے ایک لمحے کی بھی دیر لگائی تو یہ پاگل آدمی اس کا قیمہ بنا دے گا۔ چنانچہ وہ فوراً صوفے پر پڑے ہوئے عمران کی طرف لپکا اور

www.urdupalace.com

پھر چند لمحوں کی چیکنگ سے اسے بھی اندازہ ہو گیا کہ واقعی مریض موت کے دروازے پر دستک دے رہا ہے۔ ڈاکٹر نے بڑی پھرتی سے سٹینڈ کھینچ کر اس کے قریب کیا اور پھر الماری سے گلوکوز کی بوتل نکال کر اس نے سٹینڈ میں لگائی اور بجلی کی سی تیزی سے اس نے عمران کے بازو میں گلوکوز انجیکٹ کرنا شروع کر دیا۔ شاید مریض کو جاں بلب دیکھتے ہی ڈاکٹر کی پیشہ ورانہ حس اجاگر ہو گئی تھی۔ گلوکوز لگانے کے بعد ڈاکٹر نے بڑی پھرتی سے عمران کے دوسرے بازو میں تین مختلف انجکشن لگائے اور پھر وہ اس کی نبض پکڑ کر بیٹھ گیا اور اس کی نظریں اپنی کلائی کی گھڑی پر جم گئیں۔ ڈاکٹر کے چہرے پر بے چینی کے تاثرات تھے اور صفدر کا ڈاکٹر کے چہرے کے تاثرات دیکھ دیکھ کر ہی دل ڈوبا جا رہا تھا۔ تقریباً پانچ منٹ کے بعد ڈاکٹر کے چہرے پر آہستہ آہستہ اطمینان کے تاثرات چھاتے چلے گئے۔ اس نے اس بار بڑے اطمینان سے عمران کو ایک اور انجکشن لگایا۔ ایک بار پھر عمران کی نبض دیکھی اور اطمینان کا ایک طویل سانس لے کر اٹھ کھڑا ہوا۔ صفدر نے جب ڈاکٹر کے چہرے پر اطمینان کے آثار دیکھے تو اس کا دل مسرت سے اچھلنے لگا۔

"ڈاکٹر کیا یہ بچ جائے گا"۔۔۔۔ صفدر نے بڑے بے چین لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اب یہ خطرے سے باہر نکل آیا ہے۔ ویسے اگر تم چند منٹ لیٹ ہو جاتے تو پھر دنیا کی کوئی طاقت اسے موت کے منہ سے نہ بچا سکتی تھی۔ یہ غالباً آسمانی بجلی کا شکار ہوا ہے"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے بغور صفدر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"تھینک یو ڈاکٹر۔ تھینک یو۔ تم نہیں جانتے تم نے اس کی زندگی کی نوید دے کر اس صدی کی سب سے بڑی خوشخبری سنائی ہے"۔ صفدر نے بے اختیار ڈاکٹر کو اٹھا کر ناچنا شروع کر دیا۔ آسمانی بجلی والی بات وہ گول ہی کر گیا تھا۔

"ارے ارے مجھے چھوڑو۔ تم پاگل تو نہیں ہو"۔۔۔۔ ڈاکٹر نے چیختے ہوئے کہا اور صفدر نے اسے دوبارہ کرسی پر بٹھا دیا۔

www.urdupalace.com

"اگر یہ مر جاتا تو یقین کرو ڈاکٹر میں ضرور پاگل ہو جاتا" ۔۔۔ صفدر نے ڈاکٹر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مگر یہ کون ہے اور تم اسے کہاں سے لائے ہو" ۔۔۔ ڈاکٹر نے میز کی دراز سے فارم نکالتے ہوئے کہا۔ کیونکہ ایمرجنسی کے لئے اسے فارم پُر کر کے پولیس کے پاس بھیجنا پڑتا تھا۔

"فارم پُر کرنے کی ضرورت نہیں ہے ڈاکٹر" ۔۔۔ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر جیب میں ہاتھ ڈال کر اس نے سیکرٹ سروس کا شناختی کارڈ نکال کر ڈاکٹر کے ہاتھ میں دے دیا۔ ڈاکٹر نے جیسے ہی سیکرٹ سروس کا شناختی کارڈ دیکھا۔ اس نے چونک کر صفدر کی طرف دیکھا اور پھر فارم دوبارہ دراز میں رکھ دیا۔

"کیا یہ بھی سیکرٹ سروس سے تعلق رکھتا ہے؟" ۔۔۔ ڈاکٹر نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"ہاں۔ اب یہ تمہاری ذمہ داری ہے کسی سے اس کے متعلق ذکر نہ کرنا۔ ہوش میں آنے کے بعد میں اسے لے جاؤں گا" ۔۔۔ صفدر نے باوقار لہجے میں کہا۔

ڈاکٹر نے اٹھ کر ایک بار پھر عمران کی نبض دیکھی اور صفدر سے مخاطب ہو کر کہا۔

"بس یہ ہوش میں آنے والا ہے۔ مگر میرا یہ مشورہ ہے کہ اسے ہسپتال میں داخل کرا دو کیونکہ ہسپتال میں اس کا صحیح علاج ہو سکتا ہے"

"آپ کو اس سلسلے میں فکر کرنے کی ضرورت نہیں" ۔۔۔ صفدر نے جواب دیا۔ اور پھر عمران کی طرف دیکھنے لگا۔ جس کے چہرے پر اب زندگی کے آثار نمایاں ہوتے جا رہے تھے۔ گلوکوز کی بوتل ختم ہو گئی تو ڈاکٹر نے اسے ہٹا دیا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران نے آنکھیں کھول دیں۔ ڈاکٹر نے اس کے ہوش میں آتے ہی اسے ایک اور انجکشن لگا دیا۔ عمران کی آنکھوں میں شعور کی کیفیت ابھرتی چلی آئی۔ صفدر خاموش بیٹھا عمران کو دیکھ رہا تھا۔ عمران

www.urdupalace.com

کی نظریں بھی صفدر پر جمی ہوئی تھیں۔ چند لمحوں بعد اس کی آنکھوں میں دوڑنے والی چمک سے صفدر سمجھ گیا کہ اب عمران پوری طرح ہوش میں آچکا ہے۔

"ہیلو صفدر موسم کا کیا حال ہے؟" —— عمران نے مسکراتے ہوئے سوال کیا۔

"اب مطلع صاف ہو گیا ہے عمران صاحب بے فکر رہیں" —— صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور عمران اٹھ کر بیٹھ گیا۔

"لیٹے رہیئے لیٹے رہیئے۔ ابھی آپ مکمل طور پر صحت یاب نہیں ہوئے" —— ڈاکٹر نے فوراً عمران کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"تم نے سنا نہیں ڈاکٹر کہ اب مطلع صاف ہے پھر لیٹنے کا کیا فائدہ؟" —— عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"چلو صفدر" —— عمران لیٹنا تو ایک طرف رہا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ ایک دو لمحے کے لئے وہ لڑکھڑایا مگر پھر اس کے قدموں نے مضبوطی سے زمین پکڑ لی۔

"اچھا ڈاکٹر تھینک یو ویری مچ" —— صفدر نے ڈاکٹر سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر عمران کا بازو پکڑ کر وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔

ڈاکٹر اتنے سیریس کیس کو یوں اعتماد سے چل کر باہر جاتا دیکھ کر حیرت سے ہونق بنا بیٹھا تھا۔ مگر وہ بھی اپنی جگہ سچا تھا کیونکہ وہ عمران کو جانتا جو نہیں تھا۔ ورنہ اسے اتنی حیرت سے دوچار نہ ہونا پڑتا۔

"جی ایم سپیکنگ اوور" —— ادھیڑ عمر سفیر نے ٹرانسمیٹر کا بٹن دباتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"یس پرائم منسٹر ریسیونگ اوور" ـــــ دوسری طرف سے ایک نسوانی مگر باوقار آواز سنائی دی۔

"میڈم میں نے آج دوپہر کو مظاہرہ دیکھا ہے بے حد کامیاب مظاہرہ تھا۔ میں اس سلسلے میں مزید ہدایات لینا چاہتا ہوں اوور "ـــ جی ایم نے مودب لہجے میں کہا۔

"کیا تمہیں اس منصوبے کی کامیابی پر مکمل اعتماد ہے اوور" ـــــ پرائم منسٹر نے سوال کیا۔

"یس میڈم ہم ڈاکٹر براؤن کی اس ایجاد سے خاطر خواہ فائدہ اٹھا سکتے ہیں اوور" جی۔ ایم نے پُر اعتماد لہجے میں جواب دیا۔

"ٹھیک ہے اس سلسلے میں مکمل پلان مرتب کر لیا گیا ہے اور ہماری سیکرٹ سروس کا اہم رکن میجر بریویہ پلان لے کر رات کو کسی وقت بھی تمہارے پاس پہنچ جائے گا۔ تم اسے ڈاکٹر براؤن تک پہنچا دینا۔ اس مشن کا مکمل کنٹرول اسے حاصل ہو گا۔ البتہ تم نے علیحدہ رہ کر پلان کی کامیابی کی نگرانی کرنی ہے اوور"ـــ پرائم منسٹر نے جواب دیا۔

"آپ کے احکامات کی تعمیل ہو گی میڈم۔ مگر کیا ڈاکٹر براؤن میجر بریو کے انڈر کام کرے گا اوور"ـــ جی ایم نے سوال کیا۔

"ہاں۔ ڈاکٹر براؤن صرف سائنسدان ہے۔ میجر بریو پلان کے مطابق ڈاکٹر براؤن کے منصوبے کو استعمال کرے گا۔ میجر بریو کا کوڈ نام ویدر باس ہو گا اور یہی اس مشن کا کوڈ بھی ہے اوور"ـــــ پرائم منسٹر نے وضاحت سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اوکے میڈم اوور"ـــــ جی ایم نے مطمئن ہوتے ہوئے جواب دیا۔

"اوور اینڈ آل"ـــــ پرائم منسٹر نے جواب دیا اور پھر رابطہ ختم ہوتے ہی جی ایم نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر دیا۔

چند لمحوں تک وہ کچھ سوچتا رہا۔ پھر اس نے ایک بار پھر ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سیٹ

www.urdupalace.com

کی اور ٹرانسمیٹر آن کر دیا۔ چند لمحوں تک ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز نکلتی رہی۔ پھر ایک مردانہ آواز بلند ہوئی۔

"ڈاکٹر براؤن سپیکنگ اوور۔"

"جی ایم سپیکنگ دس اینڈ اوور" ـــــ جی ایم نے بڑے باوقار انداز میں جواب دیا۔

"یس سر فرمائیے اوور" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے دوسری طرف سے مودبانہ لہجے میں پوچھا۔

"ڈاکٹر میں نے ابھی پرائم منسٹر سے بات چیت کی ہے۔ وہ پلان مرتب کر کے سیکرٹ سروس کے اہم رکن میجر بریلو کو یہاں بھیج رہے ہیں۔ اس مشن کا انچارج میجر بریلو ہی ہو گا آپ نے اس کی ہر ممکن امداد کر کے اس مشن کو کامیاب کرنا ہے اوور" ـــــ جی ایم نے ڈاکٹر براؤن کو ہدایت دیتے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں سر اوور" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے مودبانہ لہجے میں جواب دیا۔

"او کے میں میجر بریلو کے یہاں پہنچتے ہی آپ کے پاس بھیج دوں گا۔ اس کا کوڈ نام ویدر پاس ہو گا۔ اور اس مشن کا کوڈ بھی ویدر پاس ہی رہے گا۔ پلان کے مطابق وہ آئندہ کا لائحہ عمل خود تیار کرے گا اوور" ـــــ جی۔ ایم نے اسے مزید بتلاتے ہوئے کہا۔

"بہت مناسب نام ہے سر۔ میں میجر بریلو کا منتظر رہوں گا اوور" ـــــ ڈاکٹر براؤن نے جواب دیا۔

"او کے اوور اینڈ آل" ـــــ جی ایم نے کہا اور پھر ٹرانسمیٹر کا بٹن آف کر کے رابطہ منقطع کر دیا۔

ٹرانسمیٹر کو کمرے کی خفیہ الماری میں رکھ کر وہ واپس مڑا اور پھر اس نے میز پر پڑا ہوا انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

www.urdupalace.com

"چارلنگ ایک نوجوان کسی بھی لمحے یہاں پہنچ سکتا ہے۔ کوڈ ویدر پاس ہوگا۔ جیسے ہی وہ آئے اسے فوراً میرے پاس لے آنا"۔۔۔۔ جی ایم نے پی اے کو مطلع کرتے ہوئے کہا۔

"بہتر سر"۔۔۔ چارلنگ نے جواب دیا۔

اور جی ایم نے سلسلہ منقطع کر کے میز پر پڑی ہوئی ایک ضخیم سی فائل کھول لی اور اس کے مطالعے میں مصروف ہو گیا۔ فائل کے مطالعے میں مصروف ہونے کے بعد اسے وقت کا احساس ہی نہ رہا۔ جب اس نے فائل ختم کی تو اس کی نظریں رسٹ واچ پر پڑیں اور وہ حیرت سے چونک پڑا۔ رات کے دس بج چکے تھے۔

"اس کا مطلب ہے تقریباً چار گھنٹے فائل لے ڈوبی"۔۔۔۔ جی۔ ایم نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس نے دراز کھول کر فائل اس کے اندر رکھی اور دراز لاک کر کے وہ کرسی سے اٹھنے کا موڈ بنا ہی رہا تھا کہ اچانک انٹرکام کی گھنٹی بجنے لگی۔

جی ایم نے چونک کر رسیور اٹھایا۔

"یس"۔۔۔ جی ایم نے پروقار لہجے میں پوچھا۔

"سر وہ نوجوان میرے پاس موجود ہے"۔۔۔ چارلنگ کی آواز سنائی دی۔

"اوہ اچھا اچھا اسے فوراً میرے پاس لے آؤ"۔۔۔۔ جی ایم نے چونک کر جواب دیا اور پھر رسیور رکھ کر وہ نووارد کا انتظار کرنے لگا۔ چند منٹ بعد ہی دروازے پر مخصوص انداز میں دستک دی گئی۔

"یس کم آن"۔۔۔۔ جی۔ ایم نے پُروقار لہجے میں کہا اور پھر دروازہ کھلا اور ایک انتہائی سڈول جسم اور طاقتور جثے کا نوجوان چارلنگ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

"چارلنگ تم جا سکتے ہو"۔۔۔۔ جی ایم نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور چارلنگ نے مودبانہ انداز میں جھکا کر سلام کیا اور کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.urdupalace.com

"دیدر باس" —— نوجوان نے آگے بڑھ کر جی ایم سے مصافحہ کرتے ہوئے دبے لفظوں میں کہا۔

"میں آپ کا منتظر تھا۔ میجر بریو۔ اسی لئے میں اتنی رات گئے تک دفتر میں موجود ہوں اور چارلنگ بھی نائٹ ڈیوٹی دے رہا تھا" —— جی ایم نے میجر بریو کو کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"تکلیف دہی کی معافی چاہتا ہوں سر" —— میجر بریو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ایسی بات نہیں دراصل میں کسی کام میں دیر کرنے کا عادی نہیں ہوں میں آپ کے یہاں پہنچنے کے فوری بعد آپ کو خفیہ اڈے پر پہنچانا چاہتا تھا۔ تاکہ آپ کل سے کام شروع کر سکیں" —— جی ایم نے اپنی بات کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے سر میں تیار ہوں" —— میجر بریو نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ آپ تشریف رکھیئے ایک کپ کافی پی لیجئے پھر آپ کو پہنچا دیا جائے گا۔ جی ایم نے کہا اور میجر بریو دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا —— جی ایم نے انٹرکام اٹھا کر دو کپ کافی بھیجنے کی ہدایت کی اور پھر میجر بریو سے مخاطب ہو کر بولا۔

"کیا آپ کو یقین ہے کہ آپ کسی کی نظروں میں آئے بغیر سفارت خانے کی عمارت تک پہنچ گئے ہیں"

"آپ بے فکر رہیں جناب مجھے معلوم ہے کہ سفارت خانے کی مستقل نگرانی ہوتی ہے۔ اس لئے میں گٹر کے ذریعے یہاں اندر داخل ہوا ہوں۔ ہمارے لئے ایسے کام معمولی حیثیت رکھتے ہیں" —— میجر بریو نے جواب دیا۔

"اوہ ویری گڈ" —— جی ایم نے تحسین آمیز لہجے میں جواب دیا اور پھر دوبارہ

www.urdupalace.com

آلہ جیب میں رکھا اور دوبارہ کرسی پر بیٹھ گیا۔

"معاف کیجئے ہمیں اپنے سائے سے بھی محتاط رہنا پڑتا ہے" ـــــ میجر بریو نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کوئی بات نہیں۔ ویسے مجھ کو آپ کی مستعدی پسند آئی ہے۔ آپ جیسے محتاط آدمی یقیناً کسی مشن میں فیل نہیں ہو سکتے" ـــــ جی۔ ایم نے جواب دیا۔

"سر کیا آپ نے خود مظاہرہ دیکھا تھا۔ آپ کی اس کے متعلق کیا رپورٹ ہے" ـــــ میجر بریو نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے موضوع بدل دیا۔

"ہاں میں نے خود دیکھا تھا۔ مظاہرہ انتہائی کامیاب تھا۔ ڈاکٹر نے آسمانی بجلی سے ایک کار کو بڑی کامیابی سے ہٹ کر لیا تھا" ـــــ جی ایم نے کافی کی پیالی اٹھاتے ہوئے جواب دیا۔

"ویری گڈ اگر ایسا ہے تو پھر ہمارا پلان یقیناً کامیاب ہو گا۔ پھر پلان کے فیل ہونے کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے" ـــــ میجر بریو نے پرمسرت لہجے میں کہا۔

"اگر آپ چاہیں تو اس مظاہرے کی فلم دیکھ سکتے ہیں۔ "ڈاکٹر براؤن نے اس مظاہرے کی فلم بنائی تھی جو میں اپنے ساتھ لے آیا تھا" ـــــ جی ایم نے کہا۔

"اوہ اگر ایسا ہے تو پھر میں وہ فلم ابھی دیکھنا پسند کروں گا۔ تاکہ اس کے مطابق میں اپنا لائحہ عمل مرتب کر سکوں" ـــــ میجر بریو کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

"چلیئے" ـــــ جی ایم نے کافی کا خالی کپ میز پر رکھتے ہوئے کہا اور میجر بریو بھی کافی کا آخری گھونٹ حلق میں انڈیل کر اٹھ کھڑا ہوا۔ پھر جی ایم کے ساتھ چلتا ہوا وہ ایک خاصے بڑے کمرے میں پہنچ گیا۔ جہاں دیوار پر ایک بڑی سکرین فٹ تھی اور سامنے سٹینڈ پر ایک پروجیکٹر بھی موجود تھا۔ جی ایم نے ایک خفیہ الماری کھول کر فلم نکالی اور پھر اسے پروجیکٹر پر سیٹ کرنا شروع کر دیا۔

www.urdupalace.com

فلم سیٹ کر کے اس نے پروجیکٹر کا بٹن دبا دیا اور سکرین روشن ہو گئی۔ میجر بریو بڑے غور سے سکرین کو دیکھ رہا تھا۔ سکرین پر شہر کے مختلف مناظر نظر آ رہے تھے۔ آسمان پر سورج پوری آب و تاب سے چمک رہا تھا کہ اچانک اس نے دیکھا کہ آسمان سیاہ رنگ کے بادلوں سے بھرنا شروع ہو گیا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے پورا آسمان گہرے سیاہ رنگ کے بادلوں سے اٹ گیا۔

" یہ بادل ڈاکٹر براؤن کے پیدا کردہ ہیں "—— جی ایم نے میجر بریو کو بتایا اور میجر بریو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر سکرین پر ایک سرخ رنگ کی سپورٹس کار دوڑتی ہوئی نظر آئی۔ دوسرے ہی لمحے کار کا کلوز اپ سکرین پر ابھر آیا۔ اس میں ایک نوجوان سٹیرنگ پر بیٹھا ہوا بادلوں کو دیکھ رہا تھا۔

" ارے اس منظر کو جام کیجئے "—— میجر بریو نے اچانک چیخ کر جی ایم سے کہا اور جی ایم نے بوکھلا کر ایک اور بٹن دبا دیا۔

سکرین پر کار کا کلوز اپ فکس اپ ہو کر رہ گیا۔

" کیا اس کار کو ڈاکٹر براؤن نے ہٹ کیا تھا "—— میجر بریو نے جواب کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا بڑے اشتیاق آمیز لہجے میں سوال کیا۔

" ہاں اسی کار کو کیوں کیا بات ہے "—— جی ایم نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا——

" ویری گڈ ویری گڈ آگے چلایئے میں اپنی آنکھوں سے اس کار کو ہٹ ہوتا دیکھنا چاہتا ہوں "—— میجر بریو کے لہجے میں اشتیاق کے ساتھ ساتھ بے چینی کا عنصر بھی شامل تھا اور جی۔ ایم نے کچھ نہ سمجھتے ہوئے فلم چلانے والا بٹن آن کر دیا۔ فلم ایکبار پھر چلنے لگی۔ کار سڑک پر دوڑی چلی جا رہی تھی کہ آسمان پر زوردار گڑگڑاہٹ ہوئی اور

www.urdupalace.com

پھر بجلی کی ایک لہر آسمان سے اتر کر سیدھی کار کی طرف بڑھی۔ نوجوان نے کار کو بریکیں لگائیں اور کار پھرکی کی طرف گھوم گئی مگر اسی لمحے آسمان سے گرتی ہوئی بجلی کا رخ بھی ذرا سا مڑا اور پھر پلک جھپکنے میں وہ سرخ رنگ کی سپورٹس کار بجلی کی زد میں آگئی اور اس کے ساتھ ہی سکرین تاریک ہو گئی۔

"وہ مارا عظیم خوشخبری ہم اپنے آدھے مشن میں کامیاب ہو گئے"۔۔۔ میجر بریو خوشی سے بے اختیار چیخ پڑا۔ اس کے چہرے پر مسرت کا آبشار ابل رہا تھا۔

"کیا بات ہے کچھ مجھے بھی بتلاؤ"۔۔۔ جی ایم نے میجر بریو کے اس ردعمل پر جھنجھلاتے ہوئے کہا۔

"ڈاکٹر براؤن نے نادانستگی میں ایک عظیم کارنامہ انجام دیا ہے۔ جس نوجوان کی کار کو ڈاکٹر براؤن نے ہٹ کیا ہے وہ نوجوان علی عمران ہے۔ اور عمران کی موت اس صدی کی سب سے بڑی خوشخبری ہے"۔۔۔ میجر بریو نے خوشی سے اچھلتے ہوئے کہا۔

"علی عمران یہ کون ہے"۔۔۔ جی ایم نے انتہائی حیرت سے کہا

"یہ یہاں کے ڈائریکٹر انٹیلیجنس سر رحمان کا لڑکا ہے۔ مقامی سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے۔ بظاہر انتہائی احمق انسان ہے۔ اس کی وجہ سے آج تک کسی بھی ملک کو اس ملک میں کامیابی حاصل نہیں ہو سکی۔ اس احمق انسان نے سینکڑوں جغادری مجرموں اور جاسوسوں کی گردنیں توڑی ہیں"۔۔۔ میجر بریو نے علی عمران کا جی ایم سے تعارف کراتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو واقعی قابل فخر کارنامہ ہے"۔۔۔ جی ایم نے بھی مسرت سے بھرپور لہجے میں جواب دیا۔

"ہاں بشرطیکہ کار کے ساتھ عمران بھی جل مرا ہو تب"۔۔۔ میجر بریو نے اچانک کسی خیال کے آنے سے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

www.urdupalace.com

"اس کے بچ نکلنے کا ایک فیصد بھی امکان نہیں ہے۔ وہ یقیناً جل کر راکھ ہو گیا ہو گا" ـــــ جی۔ ایم نے یقین سے پُر لہجے میں کہا۔

"ہاں ہونا تو ایسا ہی چاہیئے۔ مگر جس شخص کا نام عمران ہے۔ اس کی لاش دیکھنے کے بعد کسی کو یقین نہیں آئے گا کہ یہ واقعی مر چکا ہے" ـــــ میجر برلیو نے جواب دیا۔

"صبح اخبار میں ضرور تفصیلات آجائیں گی" ـــــ جی۔ ایم نے جواب دیا۔

"اچھا اب مجھے ڈاکٹر براؤن کے پاس پہنچا دیجئے تاکہ میں جلد از جلد ان سے مشورہ کر کے کام شروع کر سکوں" ـــــ میجر برلیو نے کہا۔

"چلیئے" ـــــ جی ایم نے بھی چونک کر کہا۔ اور پھر وہ دونوں چلتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئے۔

آج صبح سے پورا شہر دبیز دھند کی لپیٹ میں تھا۔ دھند اتنی گہری تھی کہ دو فٹ سے کچھ دور کچھ بھی نظر نہیں آتا تھا۔ تمام دارالحکومت کا نظام درہم برہم ہو کر رہ گیا تھا۔ دارالحکومت سوائے ریلوے سروس کے اور ہر طرف سے پورے ملک سے قطعی طور پر کٹ کر رہ گیا تھا۔ شہر کی تمام ٹریفک جام تھی۔ دفتروں اور سکولوں میں حاضری برائے نام تھی۔ شدید گرمیوں کے موسم میں اس طرح کی اچانک دھند پیدا ہو جانے پر محکمہ موسمیات والے سخت حیران تھے۔ آلات کے مطابق دھند پیدا ہونے کی کوئی وجہ نظر

www.urdupalace.com

Advertisement at Urdu Palace

Are you looking for an affordable website to advertise your business?

Urdu Palace offers lowest rates for all advertisers.

For Advertisement of your brand or business on our website call us or contact us through Whatsapp on following numbers

+92-348-8709449

www.urdupalace.com